بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۲،۳) کس فیصد کی کیمیائی تبدیلی کو استحالہ قرار دیا جا سکتا ہے؟ آیا صابن جو خنزیر کی چربی سے بنا ہو استعمال کرنا جائز ہے؟

سوال:

(۱)......آیا کیمیائی تبدیلی (chemical change) کی کسی متعین مقدار کو ایک معیار بنایا جا سکتا ہے جس سے مختلف چیزوں کو جانچا جا سکے کہ اگر اس متعین مقدار کی کیمیائی تبدیلی واقع ہو تو اس چیز کے اندر استحالہ کا پایا جانا سمجھا جائے گا ورنہ نہیں؟

(۲)......صابن فقہاءِ کرام کے نزدیک استعمال کرنا جائز قرار دیا گیا ہے اگرچہ وہ خنزیر کی چربی سے بھی بنایا گیا ہو، اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ مذکورہ چربی میں استحالہ واقع ہوتا ہے جس کے نتیجے سے حکم حرمت سے حلّت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ مذکورہ صابن کی مثال میں کس حد تک کیمیائی تبدیلی پائی جاتی ہے؟ اور اگر مکمل تبدیلی نہیں ہوتی تو اس کو استعمال کرنا جائز ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱)......کسی خاص متعین مقدار کی تبدیلی کو ایک معیار بنانے کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ فقہاءِ کرام کی عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ مکمل تبدیلی پایا جانا شرط قرار دیتے ہیں جیسا کہ خمر کی مثال میں انہوں نے خمر کو سرکہ میں تبدیل ہونے کے لئے مکمل تبدیلی پایا جانا شرط قرار دیا تھا جس کی تفصیل ہندیہ، البحر الرائق اور بدائع میں مذکور ہے، البتہ صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک مذکورہ مثال میں غالب کا اعتبار ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ ۵۰ فیصد سے زائد تبدیلی ہونے پر ان کے ہاں استحالہ سمجھا جائے گا۔

اس تفصیل کی روشنی میں ظاہر ہے کہ صاحبینؒ کا قول اوسع ہے اور دیگر قواعد سے اس کی

Scanned by CamScanner

تائید بھی ملتی ہے (مثلاًلـلأکثر حـکـم الکل و التابع تابع) البتہ یہ بھی واضح ہے کہ امام صاحبؒ کا قول احوط ہے، خلاصہ یہ ہے کہ مسئلہ میں مذکورہ بالا دونوں قول ملتے ہیں۔

تاہم واضح رہنا چاہئے کہ کل یا غالب کا اعتبار کرنا اور اس کو معیار قرار دینا کوئی منصوص قاعدہ نہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ اس کی شرعی حیثیت ایک اجتہادی قاعدہ کی ہے لہٰذا اگر اس اجتہادی قاعدہ کے خلاف کوئی نص ہو یا نص کے معنی میں ہو تو اس صورت میں اس قاعدہ کلیہ کو چھوڑ کر نص کے مطابق حکم لاگو ہوگا۔

(۲)......صابن میں استحالہ ہونے کے متعلق سائنس دانوں اور ان کی کتابوں سے رجوع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صابن بنانے کا طریقۂ کار Cold process کہا جاتا ہے، نیز مذکورہ طریقہ صدیوں پہلے سے چلتا آرہا ہے اور آج بھی استعمال کیا جاتا ہے، البتہ آج کے دور میں دیگر طریقے بھی ایجاد کئے گئے ہیں مثلاً Full boiled process وغیرہ جن سے اعلیٰ معیار کا صابن حاصل ہوتا ہے جس میں غیر تبدیل شدہ چربی ایک فیصد سے بھی کم ہوتی ہے۔

واضح رہے کہ اس وقت جو تحقیق پیش کی جارہی ہے وہ اس Cold process کے ہی متعلق ہے کیونکہ غالبِ ظن کے مطابق اسی طریقۂ کار کے بارے میں فقہاءِ کرام نے اپنی رائے قائم کی ہوگی کیونکہ اس وقت صابن بنانے کا یہی راستہ میسر تھا۔

نیز جو ردِ عمل (reaction) صابن بنانے کے لئے پایا جاتا ہے وہ چربی (fat) اور الکلائی (alkali) کے درمیان ہوتا ہے جس کو سپانفیکیشن (Saponification) کہا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں صابن (soap) اور گلیسرال (glycerol) حاصل ہوتا ہے۔ ماخذۂ (۲۱/۲۶) اور (۲۸/۴۶۰) Encyclopedia Britannica

مزید یہ کہ مذکورہ Cold process سے حاصل شدہ صابن کے متعلق ماہرین فن نے تسلیم کیا ہے کہ وہ مکمل طور پر خالص نہیں ہوتا یعنی اس میں موجود چربی مکمل طور پر تبدیل شدہ نہیں ہوتی بلکہ اس میں عام طور پر کچھ غیر تبدیل شدہ چربی اور الکلائی بھی ملتی ہے، مندرجہ حوالہ کا ملاحظہ ہو:

Scanned by CamScanner

Handbook of Soap Manufacturers, W.H.Simmons and H. A. Appleton, Pg 100.

" Cold-Process soap are very liable to contain free alkali and unsaponified fat."

ترجمہ: ٹھنڈے طریقہ سے حاصل شدہ صابن میں عام طور پر الکلائی اور چربی ملتی ہے جو صابن میں نہیں تبدیل ہوئی۔

نیز مذکورہ باقی غیر تبدیل شدہ (Unsaponified) چربی کی مقدار کے بارے میں تصریح بھی کی گئی ہے کہ وہ تقریباً 15% تک موجود ہوتی ہے جب Cold process استعمال کیا جاتا ہے۔ مندرجہ اقتباس کا ملاحظہ ہو:

Chemical Specialities: Domestic and Industrial (1979), P.Bathe Pg11.

" When a cold process soap is made to the conventional basic formula,about 15 percent of unsaponified fat is present."

ترجمہ: جب ٹھنڈے طریقہ سے حسبِ روایت فارمولا کے مطابق صابن بنایا جائے تقریباً ۱۵ فیصد غیر تبدیل شدہ چربی (صابن میں) موجود ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا تمہید سے معلوم ہوا کہ Cold process سے صابن بنانے کے دوران چربی مکمل طور سے تبدیل نہیں ہوتی بلکہ عام طور پر اس کا وجود آخر تک باقی رہتا ہے اور سائنس دانوں نے اس کی مقدار تقریباً ۱۵ فیصد متعین کی ہے۔

البتہ یہ بھی واضح ہو گیا ہے کہ تقریباً ۸۵ فیصد چربی کی ماہیت تبدیل ہو کر صابن میں شامل ہو گئی ہے، اس لئے یہ کہنا درست ہے کہ تحقیق سے معلوم ہوتا۔ ہے کہ چربی کا اکثر حصہ صابن میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

لہٰذا مذکورہ صابن کے حکم کے متعلق عرض یہ ہے کہ جواب نمبر ا کی تفصیل کے مطابق مذکورہ Cold process صابن صاحبینؒ کے نزدیک غالب کا اعتبار کرتے ہوئے

Scanned by CamScanner

استعمال کرنا جائز ہے جبکہ امام صاحبؒ کے نزدیک جب تک مکمل تبدیلی نہ ہو تو وہ ناجائز ہوگا۔ تاہم عمومِ بلویٰ کی صورت میں صاحبینؒ کے قول کے مطابق عمل کرنے کی گنجائش ہے۔

فی الشامية (۱۰/۳٦) مكتبهٔ رشيديه و كتاب الأشربة:

(ويجوز تخليلها ولو بطرح شئ فيها) خلافاً للشافعي۔ قال الشاميؒ تحته: (ولو بطرح شئ فيها) كالملح والماء والسمك وكذا بإيقاد النار عندها ونقلها إلى الشمس ...... ولو خلط الخل بالخمر وصار حامضاً يحل وإن غلب الخمر وإذا دخل فيه بعض الحموضة لايصير خلاً عنده حتى يذهب تمام المرارة وعندهما يصير خلاً كما فى المضمرات۔

وفى الهندية(٥/٤١٠) مكتبهٔ حقانيه:

والخمر إذا صارت خلاًّ ، ودخل فيها بعض الحموضة ، ولكن فيها بعض المرارة لاتكون خلاًّ عند أبى حنيفة رحمه الله تعالىٰ حتى تذهب المرارة وعندهما بقليل الحموضة يحل هذا إذا تخلّل بنفسه أمّا إذا خلّله بعلاج بالملح أو بغيره يحل عندنا الكل فى شرح الطحاویؒ۔

وفى البدائع (٤/٢٧٨) المكتبة الرشيدية:

(ومنها) إذا تخلّلت بنفسها يحل شرب الخل بلا خلاف لقوله: عليه الصلاة والسلام [نعم الإدام الخلّ] وإنما يعرف التخلل بالتغير من المرارة إلى الحموضة بحيث لايبقى فيها مرارة أصلاً عند أبى حنيفة رحمه الله عنه حتى لو بقى فيها بعض المرارة لايحل وعند أبى يوسف ومحمد تصير خلاً بظهور قليل الحموضة فيها لأن من أصل أبى حنيفة رحمه الله أن العصير من ماء العنب لايصير خمراً إلا بعد تكامل معنى الخمرية فيه فكذا الخمر لايصير خلاً إلا بعد تكامل معنى الخلية فيه وعندهما يصير خمراً بظهور دليل الخمرية ويصير خلاً بظهور دليل الخلية فيه هذا إذا تخللت بنفسها ، فأمّا إذا خللها صاحبها بعلاج من خلّ أو ملح أو

غيرهما ، فالتخليل جائز والخل حلال عندنا ـ وعند الشافعي لايجوز التخليل ولا يحل الخل وإن خللها بالنقل من موضع إلى موضع فلا شك أنّه يحل عندنا۔

وفى البحر (٤٠٤/٨) مكتبهٔ رشيديه كوئته:

قال رحمه الله : (وخل الخمر سواء خللت أوتخللت) يعنى خل الخمر فلا فرق فى ذلك بين أن يتخلل بنفسه أو تخلل بإلقاء شئ فيه كالملح أو الخل أو النقل من الظل إلى الشمس أو بإيقاد النار بالقرب منها خلافاً للشافعى إذا تخلل بإلقاء شئ فيها كالملح ـ ولنا قوله عليه الصلاة والسلام نعم الإدام الخل.مطلقاً فيتناول جميع صورها ولأن بالتخليل إزالة الوصف المفسد وثبات صفة الصلاح كالذبائح فالتخليل أولى لما فيه من إحراز مال يصير حلالا ثم فعل ذلك غير حكمه من الحرمة إلى الحل ومن النجاسة إلى الطهارة ألا ترى أن ظرفها كان طاهرا تنجس بها فإذا طهر بالتخليل طهر جميع أجزائه وأجزاء إنائه هو الصحيح ، وقيل : لايطهر لأنه تنجس بإهانة الخمر ولم يوجد مايوجب طهارته فيبقى على ماكان ـ ولو غسل بالخل فتخلل من ساعته طهر للاستحالة، وكذا إذا صب منه الخمر ثم ملئ خلا يطهر فى الحال ـ

وفى المحيط :

ولو كان الخل فيه حموضة غالبة وطعم المرارة فانه لايحل ما لم تزل من كل وجه ، وعندهما يحل واعتبر الغالب منها ، ولو صب فى المرقة خمر فطبخ لم يحل لأنه تنجس قبل الطبخ فلا يحل بالطبخ ولا يحد شاربه لأنه شرب المرق النجس ، ولو عجن الدقيق بالخمر صار نجسا۔

وفى تحفة الفقهاء (٥٦٤/٣):

ولو كان الخمر فيها حموضة غالبة وفيها طعم المرارة لكنه مغلوب فإنه لايحل ما لم يزل من كل وجه ـ وهما اعتبرا الغالب فيحل عندهما۔

Scanned by CamScanner

وفی الفقه الإسلامی وأدلته (٤/ ٢٦٣٠):

(تخلل الخمر) ...... وقال الصاحبان: تصير الخمر خلاً بظهور قليل من الحموضة فيها اكتفاء بظهور الخلية فيها كما أن العصير يصير خمراً بظهور دليل الخمرية عندهما ويظهر أن هذا هو رأى بقية الفقهاء۔

واللّٰه تعالیٰ أعلم بالصواب

سرفراز محمد عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۱۴۳۱/۶/۱۶ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۱۴۳۱/۶/۱۶ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۱۴۳۱/۶/۱۶ھ

الجواب صحیح
سید حسین احمد
۱۴۳۱/۶/۱۷ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد عبداللہ عفی عنہ
۱۴۳۱/۶/۱۸ھ

(فتویٰ نمبر: ۹/۱۲۷۱)

Scanned by CamScanner